***Journal of Religion & Society* (JRS)**
Available Online:
https://islamicreligious.com/index.php/Journal/index
Print ISSN: 3006-1296Online ISSN: 3006-130X
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

ISLAM AND THE IMAGE OF MUSLIMS IN WESTERN MEDIA: REALITY OR BIAS

اسلام اور مسلمانوں کی تصویر مغربی میڈیا میں: حقیقت یا تعصب

Naheed Razia
MPhil Scholar, Institute of Islamic Studies and Shariah, MY University, Islamabad.
naheedrazia096@gmail.com

ABSTRACT
Western media has played a significant role in fueling "Islamophobia" by adopting various strategies to portray a negative image of Muslims. It often associates them with extremism, violence, and lack of integration, thereby distorting their true identity. Such portrayals have contributed to widespread misconceptions, fostering fear and prejudice against Muslims on a global scale. These biased representations not only shape public perceptions but also influence political policies and social interactions, further marginalizing Muslim communities. The aim of this study is to analyze how Western media represents Muslims and what impact this portrayal has on public opinion and societal structures. The research examines how Muslims are frequently depicted as uncivilized, violent, and socially isolated, reinforcing stereotypes that fail to acknowledge the diversity and richness of Islamic cultures. Furthermore, the study highlights the need for a comprehensive and positive narrative that accurately represents Islam and its followers. Addressing this issue requires a more balanced media approach that fosters cross-cultural understanding rather than division. A well-balanced representation can help reduce misunderstandings, bridge gaps between different communities, and promote a more harmonious global society.

Keywords: *Islam, Muslims, Image, Western Media, Reality or Bias, Islamophobia, Stereotypes, Misrepresentation, Media Influence*

تعارف:

مغربی میڈیا نے اس "اسلاموفوبیا" کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور مسلمانوں کی منفی تصویر پیش کرنے کے لیے مختلف حکمت عملیوں کو اپنایا ہے۔ اس نے مسلمانوں کو انتہاپسندی، تشدد، اور عدم انضمام جیسے منفی پہلوؤں سے جوڑ کر ان کی شبیہ خراب کی ہے۔

اس تحقیق کا مقصد یہ سمجھنا ہے کہ مغربی میڈیا کس طرح مسلمانوں کی تصویر پیش کرتا ہے اور اس کا اثر کیسے پڑتا ہے۔ تحقیق میں اس بات کا جائزہ لیا گیا ہے کہ مغربی میڈیا مسلمانوں کو کس طرح غیر مہذب، متشدد، اور معاشرتی طور پر الگ تھلگ دکھاتا ہے۔

دوسری طرف، یہ تحقیق اس بات پر زور دیتی ہے کہ اسلام کے بارے میں مغربی تصورات کو بہتر بنانے کے لیے ایک جامع اور مثبت پیغام کی ضرورت ہے جو تمام لوگوں کو شامل کرے اور اسلام کی حقیقت کو صحیح انداز میں پیش کرے۔ اس پیغام میں مسلمانوں کی ثقافت اور معاشرتی اقدار کی حقیقت کو صحیح طریقے سے دکھایا جائے، تاکہ منفی تصورات اور تعصبات کو کم کیا جا سکے۔

مغربی میڈیا میں اسلام اور مسلمانوں کی تصویر

مغربی میڈیا اسلام اور مسلمانوں کی تصویر کو منفی طریقے سے پیش کرتا ہے، اور اس کا مقصد مغربی معاشروں میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور دشمنی پیدا کرنا ہے۔ میڈیا کی پیش کردہ تصاویر عام طور پر مندرجہ ذیل پہلوؤں پر مرکوز ہوتی ہیں:

1- اسلام کو نسل پرست، دہشت گردی اور تشدد سے جوڑنا۔

2- اسلام کو وحشیانہ قوانین اور سخت سزاؤں کے ساتھ جوڑنا۔

3- اسلام کو پسماندہ، قدامت پسند اور غیر مہذب قرار دینا۔

4- اسلام میں عورتوں کے حقوق کی پامالی اور ان کے ساتھ امتیاز کا تاثر دینا۔

5- اسلام کو یہودیوں اور دیگر اقلیتی گروہوں کے خلاف دشمنی کرنے والا دکھانا۔

6- اسلام میں مخالفین کو سخت سزائیں دینے اور ان کے قتل کی حمایت کرنے کی بات کرنا۔

7- اسلام کو عورتوں پر سختی اور پابندیاں عائد کرنے والا بتانا۔([i])

مغربی ذرائع ابلاغ نے مسلمانوں اور عربوں کی منفی تصویر بنانے اور اسے پھیلانے میں مختلف میڈیا پلیٹ فارمز جیسے پرنٹ میڈیا، ریڈیو، ٹی وی، فلم اور انٹرنیٹ کو استعمال کیا ہے۔ ان تمام ذرائع نے مسلمانوں اور عربوں کے بارے میں غلط اور منفی تصورات کو عام کیا ہے۔

1۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن:

مغربی میڈیا، خصوصاً ریڈیو اور ٹیلی ویژن، نے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں منفی تصورات کو پھیلانے میں اہم کردار ادا کیا ہے، اور اس کا اثر مغربی معاشرتی ذہنیت پر پڑا ہے۔ مثال کے طور پر، امریکہ میں "ٹی وی ایس بی سی" نیٹ ورک نے ایک پروگرام "عین علی امریکہ" نشر کیا جس میں صحافی "اسٹیو ایمرس" نے اسلام کو ایک سیاسی خطرہ قرار دیا اور دعویٰ کیا کہ مسلمانوں کا مقصد امریکہ اور مشرق وسطیٰ میں "مقدس جنگ" کرنا ہے۔

اس کے بعد ایمرس نے ایک اور پروگرام "الجھاد فی امریکہ" نشر کیا، جس میں جان بوجھ کر ایسے مناظر دکھائے گئے جن سے مسلمانوں اور عربوں کی ایک منفی اور دشمن والی تصویر پیش کی گئی۔ حالانکہ ایمرس نے خود کہا کہ زیادہ تر عرب اور مسلمان امریکہ میں کسی بھی راڈیکل سرگرمی میں ملوث نہیں ہیں، مگر ان پروگراموں میں جو تصویر پیش کی گئی، وہ مسلمانوں کو "قبیح" اور منفی طور پر دکھاتی تھی۔ اس طرح، مغربی میڈیا نے مسلمانوں کے بارے میں غلط اور منفی تصورات کو اجاگر کیا، جو حقیقت سے متضاد تھے۔([ii])

مغربی میڈیا، خاص طور پر خبریں، صحافتی رپورٹس، دستاویزی فلمیں، اور مختلف پروگرامز، اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جھوٹ اور مبالغہ آمیز معلومات پھیلاتے ہیں۔ یہ ذرائع ابلاغ اسلام کو نسل پرستی، انتہاپسندی، دہشت گردی اور غیر قابل اعتماد کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، بعض دستاویزی فلموں کے عنوانات جیسے "اسلام کی بمباری"، "اسلام کا خطرہ"، "اسلامی دہشت گردی"، "اسلام کا خنجر" اور "اسلام کی آگ" یہ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ مواد اسلام کو منفی انداز میں پیش کرنے کے لیے بنایا گیا ہے۔([iii])

مغربی میڈیا میں پیش کی جانے والی فلمیں اور پروگرام، جیسے کہ وہ جو اسلام کو منفی انداز میں پیش کرتے ہیں، اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ مغربی عوام اسلام کو ایک خطرناک اور پرتشدد مذہب کے طور پر دیکھیں۔ اس قسم کی مواد کی تشہیر سے مغربی معاشرت میں اسلام کے بارے میں سوالات اور تحقیقات بڑھتی ہیں، لیکن ان تحقیقات کا مقصد عموماً اسلام کو ایک خطرہ دکھانا ہوتا ہے۔

خصوصاً، 11 ستمبر 2001 کے حملوں کے بعد، اسلام کو دہشت گردی اور انتہاپسندی سے جوڑنے کا عمل مزید بڑھ گیا۔ ان حملوں نے مغربی معاشرت میں مسلمانوں کے بارے میں منفی خیالات کو تقویت دی، جس کے بعد اسلام کے بارے میں سوالات اور تحقیقات کو بڑھاوا دیا گیا۔

جرمنی کی "آرفورٹ یونیورسٹی" کے ایک استاد نے جرمن ٹیلی ویژن چینلز (ZDF اور ARD) پر نشر ہونے والی پروگراموں کا جائزہ لیا ہے جو اسلام کے موضوع پر مبنی تھے۔ اس تحقیق میں 22 پروگراموں کو ARD چینل سے اور 15 پروگراموں کو ZDF چینل سے منتخب کیا گیا، جس میں مجموعی طور پر 133 گہری رپورٹیں شامل تھے۔ تحقیق کے نتائج میں یہ بات سامنے آئی کہ ان پروگراموں میں اسلام کو ایک مسلسل خطرہ کے طور پر دکھایا گیا ہے، جو معاشرتی اور سیاسی مسائل کا سبب بنتا ہے۔

ZDFاور ARD چینلز پر اسلام کو عموماً ایک ایسی سوچ اور نظریہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو معاشرتی اقدار اور اخلاقیات سے متصادم ہے۔ ان چینلز پر نشر ہونے والے مواد میں اسلام کو ایک سیاسی اور سماجی نظریے کے طور پر دکھایا گیا ہے، نہ کہ

ایک مذہبی عقیدہ کے طور پر۔ اس طرز پیشکش نے ناظرین پر یہ تاثر ڈالا کہ اسلام ایک مسئلہ ہے جس کا تعلق صرف عقیدے سے نہیں بلکہ اس کے ساتھ سیاست اور سماجی تصورات بھی جڑے ہوئے ہیں۔([iv])

مغربی ثقافت انسانیت کے لیے مفید نہیں بلکہ اس میں فساد، بے راہ روی، جنسی آزادی، شراب نوشی، اور خاندانوں کی بربادی جیسے مسائل ہیں۔ مغرب نے زندگی کی اخلاقی اور روحانی اقدار کو پامال کر دیا ہے، اور یہ ایسی فضا میں تبدیل ہو چکی ہے جہاں انسانیت کا کوئی اصل مقصد نظر نہیں آتا۔

مغربی ثقافت کی ہلاکت خیز اثرات سے بچنے کے لیے مختلف ثقافتوں اور تہذیبوں میں مخرج (حل) تلاش کرنے کی کوشش کر رہا ہے، اور ان میں سب سے زیادہ اُمید وہ اسلام کی تہذیب سے لگا رہا ہے۔ اسلام انسانیت کے لیے صحیح رہنمائی فراہم کرتا ہے جو کہ مغربی ثقافت کی خرابیاں اور اخلاقی بحران سے بالکل مختلف ہے۔

مغربی ذرائع ابلاغ میں اسلام کو عموماً دہشت گردی، تشدد، اور نفرت سے جوڑا جاتا ہے۔

چند اہم مثالیں حسبِ ذیل ہیں:

دسمبر 2005 میں، ایک امریکی ریڈیو میزبان نے اسلام کو ایک ایسی تنظیم کے طور پر پیش کیا جو قتل اور دہشت گردی کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

اسی سال، ایک امریکی کامیڈین نے اسلام کا مذاق اُڑایا اور اسے ایک دہشت گردی کی تنظیم سے جوڑتے ہوئے کہا کہ یہ تشدد اور نفرت کی ترویج کرتا ہے۔

مئی 2005 میں، ایک اور امریکی ریڈیو میزبان نے اسلام کو دہشت گردی کی تنظیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکہ کو سعودی عرب کے شہر مکہ پر ایٹم بم گرا دینا چاہیے۔

جنوری 2006 میں، ایک امریکی ریڈیو میزبان نے منی کے حادثے پر مسلمانوں کا مذاق اُڑایا اور اس واقعے کو انتہائی توہین آمیز انداز میں پیش کیا۔

فروری 2006 میں، ایک نرویجن ٹی وی چینل نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور انہیں خنزیر سے تشبیہ دی نعوذ باللہ!۔([v])

مغربی میڈیا اور ذرائع ابلاغ میں اسلام کے خلاف جو منفی پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے، وہ دراصل اسلام کے مغرب میں پھیلنے اور اس کی مقبولیت میں اضافے کے رد عمل میں ہے، خاص طور پر جب اسلام کے اثرات عوامی سطح پر زیادہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

تشہیر (پروپیگنڈہ) اور اشتہارات میں

مغربی میڈیا اور پروپیگنڈہ، خاص طور پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں، محض اخبارات اور رسائل تک محدود نہیں ہے۔ بلکہ یہ تشہیری مہمات اور اشتہارات میں بھی دکھائی دیتا ہے، جہاں اسلام اور مسلمانوں کا مذاق اُڑانے یا ان کی توہین کرنے کے لئے خاص طور پر توہین آمیز طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔

مغربی میڈیا میں اسلام کے بارے میں جو منفی تصویر پیش کی جاتی ہے، وہ اتفاقاً یا بے ساختہ نہیں ہوتی، بلکہ یہ ایک باقاعدہ اور سوچ سمجھ کر کی جانے والی حکمت عملی ہوتی ہے۔ اس حکمت عملی کے ذریعے فلموں، ٹی وی پروگراموں، اور دیگر میڈیا مواد میں مسلمانوں اور اسلام کو ایک منفی انداز میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس کا مقصد ایک خاص پیغام دینا ہوتا ہے جو معاشرتی رائے کو متاثر کرنے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

اس سسٹم کے پیچھے مختلف وجوہات اور مقاصد ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر:

1- اشتہارات میں گانے، موسیقی، صوتی اثرات اور حرکت کی خاص تکنیکیں استعمال کی جاتی ہیں تاکہ پیغام کو زیادہ مؤثر اور توجہ طلب بنایا جاسکے۔ ان میں فلموں اور مشہور اداکاروں کا استعمال بھی کیا جاتا ہے، جس سے اشتہار زیادہ مقبول اور اثر انداز ہوتا ہے۔

2- اشتہارات عموماً طاقتور اداروں کی طرف سے آتے ہیں، جیسے بڑی کمپنیاں یا حکومتیں، جس سے ان کے اثرات وسیع پیمانے پر پھیل جاتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ ان اشتہارات کا سامنا کرتے ہیں، ان کی تعداد بہت زیادہ ہوتی ہے۔

اگرچہ مغربی اشتہارات میں مسلمانوں اور اسلام کے بارے میں منفی مواد بار بار دکھایا جاتا ہے، اس حوالے سے تحقیقی مطالعہ کم ہیں۔ یہ ایک اہم مسئلہ ہے جسے خاص طور پر میڈیا کے ماہرین کو توجہ دینی چاہیے تاکہ اس موضوع کو سمجھا جاسکے اور اس پر مکمل تحقیق کی جاسکے۔

اور جو شخص مغربی میڈیا میں دکھائے جانے والے مواد کا بغور مشاہدہ کرتا ہے، وہ اکثر ایسی تشہیری مہمات دیکھتا ہے جو مغرب کا اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جارحانہ رویہ ظاہر کرتی ہیں۔

اور چاہے یہ اشتہارات مالی فائدے یا کسی اور مقصد کے لیے تیار کیے گئے ہوں، تو بھی انہوں نے مغربی معاشرت میں اسلام کی تصویر کو منفی اور متعصب طریقے سے پیش کرنے میں خطرناک حد تک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس نے مغربی معاشرت میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور خوف کو مستحکم کیا، جس کی وجہ سے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کے درمیان مکالمہ اور رابطہ قائم کرنے کی ممکنات کم ہو گئیں۔ [vi]

اسلام اور مسلمانوں کی تصویر مغربی میڈیا میں

1-مغربی صحافت میں: مغربی صحافت اور جرائد میں اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں ایک اہم کردار ادا کیا جاتا ہے جو مغربی دنیامیں ان کے بارے میں منفی خیالات اور تصورات کو تشکیل دیتا ہے۔اس کے ذریعے مسلمانوں کی ایک منفی اور غلط تصویر پیش کی جاتی ہے۔یہ صورت حال مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتی ہے، جنہیں ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں:

مغربی میڈیا میں عربوں اور اسرائیلیوں کے بارے میں جو سرخیاں دی جاتی ہیں، وہ دونوں کے بارے میں بہت مختلف ہوتی ہیں۔عربوں کے بارے میں جو صحافتی سرخیاں سامنے آتی ہیں، وہ عموماً منفی اور جنگی تصورات کو فروغ دیتی ہیں، جیسے کہ "قتل وغارت" یا" دہشت گردی"، جبکہ اسرائیل کے بارے میں جو سرخیاں دی جاتی ہیں، وہ اکثر اس کی کامیابیوں اور انسانی اقدار کی حمایت پر مبنی ہوتی ہیں۔عربوں کے بارے میں کچھ مثالیں یہ ہیں:

1. مقدس سرزمین پر بمباری
2. عرب فدائیوں کی جنگی حکمت عملی
3. وحشیانہ استعماری حکمت عملی
4. قتل وغارت کا عروج

جبکہ اسرائیل کے بارے میں سرخیاں کچھ یوں ہیں:

1. اسرائیلی فتح کی حقیقت
2. اسرائیل کے بچوں کے لیے خیرات
3. پچاس سال بعد، اسرائیل عربوں کے خلاف لڑ تارہا
4. انسانیت کے لیے اسرائیلی جدوجہد
5. اسرائیل کے دفاعی اقدامات
6. اسرائیل بات چیت کے لیے تیار ہے(vii)

یہاں مغربی تحریری صحافت کے جارحانہ رویے کی بات کی جارہی ہے، جو نہ صرف عربوں کے بارے میں منفی تاثر پیدا کرتا ہے بلکہ اسرائیل کے حوالے سے غیر متوازن اور تعصبی رپورٹنگ کو بھی فروغ دیتا ہے۔اس میں عرب-اسرائیل تنازعہ کی رپورٹنگ میں مغربی میڈیا کی یکطرفہ اور غیر منصفانہ پیشکش کو اجاگر کیا گیا ہے، جو دراصل مسلمانوں اور عربوں کے بارے میں مغربی دنیا کے حقیقی اور منفی خیالات کو عکاسی کرتی ہے۔اس قسم کی رپورٹنگ سے مسلمانوں اور عربوں کے بارے میں غلط اور بدنام کن تصورات کو تقویت ملتی ہے، جبکہ اسرائیل کی کارروائیوں کو زیادہ تر دفاعی یا جائز کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ "نیویارک ٹائمز" کے 16 اپریل 1979 کے شمارے میں اسلامی دنیا میں بڑھتی ہوئی مذہبی بیداری کو "روحِ تعصب" اور "ماضی کی طرف واپسی" کے طور پر منفی انداز میں پیش کیا گیا۔اس مضمون میں اسلامی احیاء کو وسطی عہد کی قدامت پسندی

اور سخت گیر اصولوں کی طرف لوٹنے کے طور پر بیان کیا گیا تھا، جسے مغربی میڈیا نے ایک خطرناک رجحان کے طور پر دکھایا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مغربی صحافت میں اسلام کو اکثر انتہا پسندی اور قدامت پسندی کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔(viii)

صحیفہ "صندائے ٹائمز" (برطانیہ) 15 جون 1990: اس میں ایک مضمون شائع ہوا جس کی سرخی تھی: "کیا ہمیں اسلام کو دفن کر دینا چاہیے؟"، جو اسلام کے بارے میں ایک سوالیہ اور منفی انداز میں بات کرتا ہے۔ اسی دن، اسی اخبار میں ایک اداریہ بھی شائع ہوا جس میں "اسلامی بنیاد پرستی" کی بات کی گئی، جو بحیرہ روم کے ساحلی علاقوں سے لے کر وسطی ایشیا تک پھیل رہی تھی۔

مجلہ "اکانومسٹ" (اپریل 1992): اس میں ایک مضمون شائع کیا گیا جس میں اسلام کے حوالے سے ایک تصویر دکھائی گئی جس میں ایک شخص روایتی لباس میں ملبوس تھا، مسجد کے سامنے کھڑا تھا اور بندوق اٹھائے ہوئے تھا۔ اس کے ذریعے اسلام کو ایک سخت گیر اور جنگی سوچ کے ساتھ جوڑا گیا۔

امریکی مجلہ "ٹائمز": "اس میں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس کا عنوان تھا: "کیا اسلام دنیا کے لیے خطرہ ہے؟"، اور اس رپورٹ میں مئذنہ (منارے) کے پس منظر میں بندوق پکڑے ہوئے ایک شخص کی تصویر شائع کی گئی۔(ix)

مغربی میڈیا کے ذریعے اسلام کی جو تصویر پیش کی جاتی ہے، وہ اکثر غلط اور منفی ہوتی ہے، جو مغربی ذہن میں ایک محدود اور اشتعال انگیز تاثر پیدا کرتی ہے۔ تاہم، اسلام کی حقیقت اس سے کہیں زیادہ وسیع، عظیم اور بلند ہے۔ اسلام کا پیغام اور اس کی حقیقت ان غلط تصورات سے بہت زیادہ مختلف ہے جو مغربی دنیا میں پھیلائے جاتے ہیں۔ اس کے پیغام میں امن، ہمدردی، اور حقیقت کی تلاش ہے، جو ان مغربی خیالات اور تصورات سے کہیں بلند تر ہے جو اسلام کو صرف انتہا پسندانہ یا تشدد کے ساتھ جوڑ کر دکھاتے ہیں۔

عورت کی منفی تصویر مغربی میڈیا میں

مغربی میڈیا، خصوصاً نسوانی حقوق کی تحریک، مسلمان خواتین کو ایک مظلوم اور کچلی ہوئی شخصیت کے طور پر پیش کرتی ہے۔ یہ تصویر بہت زیادہ مبالغہ آرائی اور تعصبات پر مبنی ہوتی ہے، جہاں مسلمان عورت کو اسلام کے "دہشت گردی" سے جوڑ کر دکھایا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ، مغربی صحافت میں مسلمان خواتین کو اکثر "پابند" اور "مقید" دکھایا جاتا ہے، جیسے کہ وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ جبر کے تحت حجاب پہنتی ہیں، اور ان کے اس انتخاب کو صحیح یا آزادانہ طور پر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ ایک محقق، ایراز میرالی، نے اس صورت حال کو بے بنیاد اور مبالغہ آمیز قرار دیا اور سوال اٹھایا کہ کیوں مغربی میڈیا میں مسلمان خواتین کے حقوق کی بات کی جاتی ہے لیکن خود مغربی معاشروں میں خواتین کی مشکلات پر کم بات کی جاتی ہے۔(x)

(Guardian) کے ایڈیٹر نے سعودی خواتین کی زندگی کے بارے میں ایک حقیقت پیش کی ہے، جس میں وہ سعودی خواتین کے ذریعے اپنی روایات اور عادات کی پابندی کو "متشدد" قرار دیتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ سعودی خواتین اپنی عبایا (روایتی لباس) پہننے پر اصرار کرتی ہیں اور یہ رویہ سالوں بعد بھی تبدیل نہیں ہوتا۔

ایک سعودی مشیر نے اس بات کی وضاحت کی کہ بیشتر سعودی خواتین حجاب کو صرف ایک علامت نہیں بلکہ اپنی عقیدے کی مضبوطی اور حفاظت کی علامت کے طور پر دیکھتی ہیں۔ حجاب کے پیچھے صرف مذہبی یا ثقافتی عقیدہ نہیں، بلکہ یہ ان کے لیے ایک حفاظتی علامت ہے۔(xi)

مغرب میں اسلامی خواتین کی ایک خاص "تصویر (stereotype)" بنائی گئی ہے، جسے مختلف منفی تصورات کی بنیاد پر تشکیل دیا گیا ہے۔ یہ تصویر خواتین کو ایک مظلوم، مجبور اور بے اختیار موجودہ طور پر پیش کرتی ہے، جو اپنی ثقافت، مذہب یا قوانین کی وجہ سے اپنی آزادیوں سے محروم ہیں۔

مغربی میڈیا میں اسلامی خواتین کے بارے میں جو بحث کی جاتی ہے، وہ زیادہ تر حجاب، برقع، ، شادیوں کا زبردستی ہونا، تعدد زوجات، اور قانونی وسماجی حالت کے حوالے سے محدود ہے۔ مغرب میں ان موضوعات کو اس طرح پیش کیا جاتا ہے کہ وہ ان خواتین کی حالت کو ایک "پسماندہ" اور "مجبور" صورتحال کے طور پر دکھاتے ہیں، جو ان کے لیے "مساوات" اور "آزادی" کے مغربی تصورات سے متصادم ہے۔

اس تصویر کو دیکھتے ہوئے، یہ کہا جا رہا ہے کہ مغربی دنیا اسلامی ثقافت اور معاشرتی ڈھانچے کو اپنے معیاروں سے متضاد سمجھتی ہے، خاص طور پر آزادی، جدت اور مساوات جیسے تصورات کے حوالے سے۔ مغربی معاشرتی نظام کو جدیدیت، ترقی اور خواتین کے حقوق کا معیار سمجھا جاتا ہے، اور جب اسلامی معاشروں کو اس کے خلاف دیکھا جاتا ہے تو ان میں تضاد دکھایا جاتا ہے۔(xii)

مغربی دنیا نے اسلامی خواتین کی تصویر کو ایک مخصوص زاویے سے پیش کیا ہے، جس میں حجاب والی خواتین کو مظلوم اور دبے ہوئے دکھایا جاتا ہے۔ اس تصویر کا مقصد مغربی ثقافت اور اقدار کو بہتر یا برتر ثابت کرنا ہے، جبکہ اسلامی ثقافت کو پسماندہ یا جبر کا شکار دکھایا جا رہا ہے۔

مغربی دنیا میں آزادی، مساوات، اور جمہوریت کے تصورات کو اہمیت دی جاتی ہے، اور جب ان تصورات کا موازنہ اسلامی معاشرے کے ساتھ کیا جاتا ہے، تو یہ دونوں آپس میں متضاد دکھائی دیتے ہیں۔ اس تضاد کو بنیاد بنا کر مغربی دنیا نے اسلامی معاشروں کی خواتین کے آزادی کے حقوق کو مطلوب سمجھا، اور اس کے ذریعے اپنی استعماریت کی پالیسیوں کو جواز فراہم کرنے کی کوشش کی۔

مغربی میڈیا میں اسلام اور مسلمانوں کی غلط تصویر کی اصلاح کے لیے تجاویز

مغربی میڈیا نے اسلام اور مسلمانوں کی تصویر کو خاص طور پر منفی اور غلط انداز میں پیش کیا ہے، جس سے ان کے اصولوں اور تاریخ کے بارے میں غلط تاثر قائم ہوا ہے۔ مغربی میڈیا کی طاقتور تاثیر اور اس کی قائل کرنے کی صلاحیت کی بدولت یہ منفی تصاویر بہت زیادہ پھیل چکی ہیں۔

اس کے نتیجے میں، ان منفی تصورات کو درست کرنے کے لیے کچھ تجاویز دی جا رہی ہیں۔ ان تجاویز میں یہ شامل ہے کہ وسائل اور بڑی مقدار میں بجٹ مختص کیا جائے تاکہ اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں جو منفی تصویر پھیلائی گئی ہے، اسے درست کیا جا سکے اور مثبت تاثر قائم کیا جا سکے۔ اس مقصد کے لیے میڈیا میں بہتر نمائندگی اور اثرات پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اسلامی ثقافت اور مسلمانوں کے بارے میں صحیح اور متوازن تصویر پیش کی جا سکے۔ کچھ تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:

1- دینی خطاب: کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ لوگوں تک موثر طریقے سے پہنچ سکے۔ اس خطاب کو جامع اور شامل ہونا چاہیے، یعنی ایسا نہ ہو کہ وہ کسی ایک پہلو کو ہی اہمیت دے اور باقی پہلوؤں کو نظر انداز کر دے۔ خطاب میں اسلامی اصولوں اور ان کی مختلف جہات کو شامل کرنا ضروری ہے، اور یہ ضروری ہے کہ یہ خطبہ لوگوں کی مختلف فکری سطحوں اور ضروریات کے مطابق ہو۔

اس کے علاوہ، دینی خطاب کو مغربی معاشرتوں میں اسلام کے خلاف جو منفی خیالات اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں، ان کو چیلنج کرنے اور حقائق کو پیش کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ خطاب واضح، بامعنی، اور گہرا ہونا چاہیے تاکہ مخاطب اسے سمجھ سکے اور اس کا اثر اس پر دیرپا ہو۔ اس کے علاوہ، مقابلہ کرنے والی جماعتوں کے خیالات کو مضبوط دلائل سے رد کیا جائے، تاکہ دینی پیغامات کو آسانی سے قبول کیا جا سکے اور ان کا اثر زیادہ ہو۔

مغربی دنیا میں اُٹھنے والی اہم مسائل میں سب سے اہم مسئلہ اسلام اور مسلمانوں کی تصویر ہے، جسے مغربی میڈیا میں اکثر "اسلاموفوبیا" (اسلام سے خوف) کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ، دینی آزادی اور مذہب کی تبدیلی کے مسائل بھی شامل ہیں، جن پر مغرب میں اکثر بحث کی جاتی ہے۔ مغربی دنیا میں یہ سوالات اُٹھتے ہیں کہ کیا اسلام دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کو اپنی آزادی کے مطابق مذہب بدلنے کا حق دیتا ہے یا نہیں۔

اس کے جواب میں، اسلام میں دینی آزادی کا اصول واضح طور پر موجود ہے، جس کے مطابق ہر فرد کو اپنے ایمان کا انتخاب کرنے اور اسے بدلنے کا حق حاصل ہے۔ قرآن اور سنت میں ایسے اصول بیان کیے گئے ہیں جو اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ افراد کو اپنے مذہب کے انتخاب میں آزادی ہو، اور اس پر کسی قسم کا جبر نہ ہو۔ ایک مثال کے طور پر، قرآن کی آیت "لا إكراه في الدين" (دین میں کوئی جبر نہیں) یہ واضح کرتی ہے کہ اسلام میں لوگوں کو ان کے مذہب کے انتخاب میں مکمل آزادی ہے۔

مذہب کی تبدیلی اور مرتد ہونے کے معاملے میں، یہ ذکر کیا گیا ہے کہ اسلام میں یہ مسئلہ جنگ کے دوران ہوتا ہے، جب دشمن کے ساتھ جنگ میں حصہ لینے والے کسی مسلمان کو مرتد یا کافر قرار دیا جاتا ہے، مگر یہ مسئلہ موجودہ حالات پر لاگو نہیں ہوتا۔ اس کا مقصد صرف دفاعی جنگ میں تھا اور اسے موجودہ سوشل سیاق وسباق میں نہیں لگایا جا سکتا۔

دینی خطاب کو ان مسائل پر واضح، جامع اور منطقی جواب دینا چاہیے تاکہ مغربی دنیا میں اُٹھنے والی غلط فہمیاں دور کی جا سکیں اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کو سمجھا جا سکے۔ اس کے ذریعے مغربی دنیا میں اسلام کی صحیح تصویر پیش کی جا سکتی ہے اور مذہب کی آزادی کے حوالے سے ان کے خدشات کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔(xiii)

2- علمی ترقی اور عوامی شعور کا فروغ: علم اور اس کے ذرائع کو بہتر بنایا جائے، ساتھ ہی ساتھ سائنسی اور تعلیمی چینلز کی فعالیت اور سماجی ترقی کے لئے بھی کوششیں کی جائیں تاکہ عوامی شعور کو بڑھایا جا سکے۔

3- تعاون اور دوسرے کے ساتھ مثبت انضمام: مغرب میں رہنے والے مسلمانوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی ثقافت اور عقائد کو محفوظ رکھتے ہوئے، مقامی معاشرت میں مثبت طور پر انضمام کریں۔ اس کے لیے ان کو مقامی زبان سیکھنی چاہیے تاکہ وہ اپنے حقوق کا تحفظ کر سکیں اور معاشرتی زندگی میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ مزید یہ کہ مسلمانوں کو اپنی ثقافت کے بارے میں مغربی معاشرے کو آگاہ کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ دونوں ثقافتوں کے درمیان بہتر تعلقات اور تعاون قائم ہو سکے۔(xiv)

سفارشات:

1- مغربی دنیا میں مسلمانوں کی تصویر:

مسلمان افراد کو مغربی میڈیا میں جو تصویر پیش کی جاتی ہے، وہ حقیقت سے مختلف ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ مسلمان اپنے حقیقی اقدار اور رویوں کی عکاسی کریں اور اپنے کردار کو واضح اور درست طریقے سے پیش کریں۔

2- علماء، مفتیان کرام اور دینی رہنماؤں کا کردار:

علماء اور دینی ماہرین کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کی غلط تصویر کے خلاف آواز اٹھائیں، خاص طور پر وہ جو مسلمانوں کو "دہشت گرد" یا "انتہاپسند" کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ انہیں اسلامی تعلیمات کے مطابق دہشت گردی کے مذموم مفہوم اور اسلام کے حقیقی موقف کو واضح کرنا چاہیے۔

3- اسلامی پیغام میں جامعیت

مسلمانوں کو اپنے خطاب کو معاصر دور کے تقاضوں کے مطابق جدید اور جامع بنانا چاہیے۔ یہ خطاب نہ صرف ایک خاص گروہ تک محدود نہ ہو بلکہ تمام انسانوں تک پہنچے۔ اسلام کے پیغام میں تنوع اور انسانیت کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کیا جائے، اس میں کسی ایک نقطہ نظر یا گروہ کو اہمیت نہیں دی جائے، بلکہ تمام انسانوں کے ساتھ ہم آہنگی اور احترام کا پیغام دیا جائے۔

4-ثقافتی ہم آہنگی کی کوشش

مسلمانوں کو اپنے آپ کو مغربی دنیا میں ایک ایسے شراکت دار کے طور پر پیش کرنا چاہیے جو تہذیبی اور ثقافتی ہم آہنگی کی جانب قدم بڑھاتا ہو۔ ان کا مقصد تصادم یا مغلوبیت نہیں، بلکہ تعاون اور باہمی افہام و تفہیم ہو۔

حوالہ جات:

---

[i]۔ محمد الدرداري، الاعلام الغربى وصورة العرب والمسلمين

[ii]۔ عطية فتحي الويشي،الخوف الاسلامى بين الحقيقة والتضليل،ص136

[iii]۔المرجع سابق

[iv]۔وائل الاجهورى، جريدة السبيل المغربية، العدد20/ بتاريخ: 10 مارس 2007 ۔ ص: 25

[v]۔سعيد المغناوى،"صورة الاسلام في الغرب بين حملات التشويه وواجب التصحيح:ص9

[vi]۔عثمان محمد دفع الله القرجى،صورة الاسلام والمسلمين فى وسائل الاعلام الغربية،ص308

[vii]۔سامى مسلم، صورة العرب فى صحافة المانيا الاتحادية،ص61،طبع:بيروت

[viii]۔كتاب الخواف الاسلامى بين الحقيقة والتضليل،ص134

[ix]۔عمرو عبد الكريم،دور الاعلام الغربى فى تاجيج الصراع ضد المسلمين

[x]۔Meral. 1. Arzu they,don , women hate They .june21,2002 Guardin Unlimited

[xi]۔المراة فى الاعلام الغربى اكتوبر22-2016

[xii]۔ربيعہ العربى،الصورة النمطية للمراة المسلمة فى الغرب 13-7-2011

[xiii]۔عبد المعتال الصعيدى،الحرية الدينية فى الاسلام،ص158-172،ط:دارالفكرالعربى

[xiv]۔المسلمون في الغرب.. بين الرغبة في التعايش وتحديات االاندماج من خبلال إمداد الاجيال الناشئة بالقيم الانسانية المشتركة والتحاور ---28 يونيوں 2011